کینیڈا کے نیشنل ٹی وی CBC کی نمائندہ کو انٹرویو

کینیڈا کے نیشنل ٹی وی CBC کی نمائندہ جرنلسٹ Carolyn Dunn حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لینے کے لئے اپنے TV Crew کے ساتھ مسجد بیت النور پہنچی ہوئی تھیں اور حضور انور کی آمد کی منتظر تھیں۔

کینیڈا کا یہ CBC ٹی وی اسی طرح ہے جس طرح برطانیہ میں BBC ٹی وی ہے۔

جرنلسٹ Carolyn Dunn جو انٹرویو لینے کے لئے آئی ہوئی تھیں وہ CBC ٹی وی کے کیلگری آفس میں نیشنل Correspondent ہیں اور قبل ازیں Benghazi لیبیا اور Kandahar (قندھار) افغانستان سے اپنے TV کے لئے رپورٹنگ کر چکی ہیں۔

انٹرویو کے آغاز سے قبل موصوفہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ میں آپ کی مشکور ہوں کہ آپ نے آج ہمیں وقت دیا ہے۔ حضور انور نے بھی موصوفہ کا شکریہ ادا کیا کہ آپ اپنے سٹاف کے ساتھ یہاں آئی ہیں۔

❁...... **اس کے بعد جرنلسٹ نے پہلا سوال یہ کیا کہ کینیڈا میں آفس آف ریلیجس فریڈم کا آغاز آپ کی ایک مسجد میں ہوا۔ آپ اس کو کیسے دیکھتے ہیں؟**

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ حکومت نے ہم سے درخواست کی تھی کہ وہ ہمارے نئے تعمیر ہونے والے ہال میں آکر اپنے آفس آف ریلیجس فریڈم کا افتتاح کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ احمدیوں کی دنیا کے مختلف ممالک میں مخالفت کی جاتی ہے اس لئے حکومت کا خیال تھا کہ احمدیہ مسجد سے اس آفس کا افتتاح ہو۔ ہم نے اسے خوشی سے قبول کیا۔ ہم حکومت سے کچھ نہیں چاہتے، کچھ نہیں مانگتے۔

❁...... **جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ واقعی مظالم کا شکار ہے؟**

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ 1974ء میں بھٹو حکومت نے پارلیمنٹ کے ذریعہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا تھا۔ دنیا کی تاریخ میں کسی بھی پولیٹیکل گورنمنٹ کے تحت یہ پہلا واقعہ تھا کہ کسی کے مذہب کے بارے میں فیصلہ کیا گیا۔ اور فیصلہ یہ کیا گیا کہ احمدی for the purpose of law and constitution مسلمان نہیں ہیں۔ پھر 1984ء میں ضیاء الحق نے احمدیوں کے خلاف مزید سخت قوانین بنائے۔ جماعت کے خلاف اس سابقہ قانون کو مزید سخت کیا کہ ہم مسلمانوں جیسا نام نہیں رکھ سکتے۔ مسلمانوں کی طرح کوئی عمل نہیں کر سکتے، اذان نہیں دے سکتے، اپنی مساجد کو مسجد نہیں کہہ سکتے۔ اسی طرح اور بہت سی پابندیاں لگائیں۔ ان وجوہات کی بنا پر مجھ سے پہلے خلیفہ نے پاکستان سے لندن ہجرت کی کیونکہ پاکستان میں رہ کر وہ اپنے فرائضِ منصبی بجا نہیں لا سکتے تھے۔ اسلامی تعلیمات پر عمل نہیں کر سکتے تھے، اسلامی اصطلاحات استعمال نہیں کر سکتے تھے اور نہ ہی اپنے پیروکاروں کی تعلیم و تربیت کے لئے کوئی کام کر سکتے تھے۔

❁...... **جرنلسٹ نے ایک سوال کیا کہ آپ کس طرح باقی مسلمانوں سے مختلف ہیں؟**

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی تھی کہ ایک ایسا وقت آئے گا کہ جب اسلام کی سچی تعلیمات بھلا دی جائیں گی۔ مسلمان نام کے ہوں گے، عملی طور پر نہ ہوں گے۔ تو اس وقت امام مہدی آئیں گے جو امام مہدی بھی ہوں گے اور مسیحِ موعود بھی ہوں گے۔ آپ مسلمانوں کے لئے بھی بطور ریفارمر کے ہوں گے اور دوسرے مذاہب کے لئے بھی ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم یقین رکھتے ہیں کہ جس کے آنے کی پیشگوئی تھی وہ آچکا ہے۔ اس پیشگوئی کے مطابق حضرت مرزا غلام احمدؑ صاحب آف قادیان نے 1889ء میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ آپؑ نے یہ اعلان کیا کہ آپؑ مسیح بھی ہیں اور مہدی بھی ہیں اور غیر تشریعی نبی ہیں۔

دوسرے مسلمان کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ ہم کہتے ہیں کہ تشریعی نبی نہیں آسکتا۔ نئی شریعت لانے والا نبی نہیں آسکتا۔ لیکن غیر تشریعی نبی آسکتا ہے۔ پس یہ بڑا فرق ہے جو ہم میں اور دوسروں میں ہے۔ لیکن اس اختلاف کے باوجود ہر سال لاکھوں مسلمان احمدی ہو رہے ہیں اور اسلام کی سچی تعلیمات کو قبول کر کے احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔

❁...... **اس کے بعد جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کا goal صرف مسلمانوں کو احمدی کرنا ہے یا باقی دنیا کو بھی؟**

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ ہمارا goal یہ ہے کہ تمام مسلمانوں کو احمدیت یعنی سچے اسلام کے تحت لائیں اور اسی طرح ہمارا goal یہ ہے کہ تبلیغ کریں اور ہر آدمی کو، ہر مذہب کو اسلام کا سچا اور پرامن پیغام پہنچائیں، چاہے وہ قبول کرے یا نہ کرے۔ پس ہم یہ پیغام پہنچا رہے ہیں اور اس کے نتیجہ میں لاکھوں مسلمانوں کے علاوہ دوسرے مذاہب کے لوگ بھی ہم میں شامل ہو رہے ہیں۔

❁...... **جرنلسٹ نے کہا کہ آپ نے ایک پیشگوئی کا ذکر فرمایا جس کے مطابق مسلمان صرف نام کے ہی رہ جائیں گے اور ان کے اعمال مسلمانوں والے نہ ہوں گے۔ کیا اس وقت یہی سب کچھ ہو رہا ہے؟**

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ قرآنِ کریم کہتا ہے کہ امن پھیلاؤ، سلامتی پھیلاؤ۔ قرآنِ کریم کہتا ہے کہ جو لیڈر ہیں، جو حاکم ہیں وہ اپنی عوام کی دیکھ بھال کریں، ان کے حقوق ادا کریں۔ غرباء کے جو حقوق ہیں، وہ ان کو دیے جائیں۔ اب دیکھیں کیا تمام مسلمان ممالک میں ایسا ہو رہا ہے کہ لوگوں کو ان کے حقوق دیے جا رہے ہوں۔ ان کے ساتھ انصاف اور عدل کیا جا رہا ہو۔ ملائشیا، انڈونیشیا، سیریا، مصر وغیرہ ان ممالک کا دعویٰ ہے کہ مسلمان ہیں لیکن ان کے عمل اسلامی تعلیم سے مطابقت نہیں رکھتے۔ یہ لوگ سچی اور حقیقی تعلیم پر عمل پیرا نہیں ہیں۔ اسی لئے ان ممالک میں بدامنی ہے اور سیریا اور مصر میں تو لوگ حکومت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔

❁...... **جرنلسٹ نے کہا کہ کینیڈا میں لوگ جب ٹوئٹر (Twitter) اور سوشل میڈیا وغیرہ پر خبریں پڑھتے ہیں تو فی الحقیقت ساری خبریں اس قسم کے واقعات سے بھری پڑی ہوتی ہیں۔ رپورٹس کے مطابق نائجیریا میں خانہ جنگی سے لے کر بوسٹن میراتھن پر حملہ، Via ٹرین کو تباہ کرنے کی دھمکی اور یوکے میں ہونے والے لئو جی کے دہشتناک قتل تک سب کچھ آپ کے مذہب (اسلام) کے نام پر ہو رہا ہے۔**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ اسی لئے تو میں کہہ رہا ہوں کہ اس زمانے میں ایک ریفارمر نے آنا تھا اور وہ دو ہی مقاصد لے کر آیا تھا کہ بندے کو اپنے پیدا کرنے والے خدا سے ملائے، انسان اپنے خدا کو پہچانے اور دوسرا یہ کہ انسان خدا کی مخلوق کے حقوق ادا کرے۔ ہر آدمی دوسرے آدمی سے محبت سے پیش آئے اور اس کا حق ادا کرے۔ پس لوگ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور دوسروں کے حقوق ادا کریں۔

پس جو بھی دہشت گردی کے واقعات ہو رہے ہیں، یہ ان لوگوں کی طرف سے ہیں جو اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل پیرا نہیں ہیں۔ اسلام کی سچی تعلیم پر عمل کرنے والے نہیں ہیں۔ پس دہشتگردی کے ان واقعات کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

❁...... **ٹی وی نمائندہ نے ایک سوال یہ کیا کہ 2013ء میں آج کے جدید دور میں ان فسادات کو روکنے کیلئے کیا کیا جاسکتا ہے؟**

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ میں اپنے ایڈریسز میں مسلسل مختلف ممالک کے لیڈروں کو امن کے قیام کی طرف توجہ دلا رہا ہوں، ان کو اسلام کی امن و سلامتی کی تعلیم بتا رہا ہوں اور یہ بھی بتا رہا ہوں کہ اسلام دہشتگردی کے خلاف ہے۔ اسلام ہرگز دہشتگردی کی تعلیم نہیں دیتا۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں ان کا اسلام سے تعلق نہیں ہے۔ تو یہ کام تو ہم مسلسل کر رہے ہیں۔

❁...... **ایک سوال یہ کیا گیا کہ کیا آپ کا صرف تبلیغ کرنا کافی ہے؟**

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں، جتنا کر سکتے ہیں کر رہے ہیں۔

❁...... **جرنلسٹ نے ایک سوال یہ کیا کہ سیکیورٹی ایجنسیز کہہ رہی ہیں کہ وہ اپنی حکمتِ عملی میں تبدیلی لا رہے ہیں اور مستقبل کے متعلق جائزے لے رہے ہیں کہ اصل میں کون لوگ ہمارے لئے خطرہ ہیں اور کون لوگ یہ حملے کرتے ہیں؟ آپ کے خیال میں کیا مسلمانوں کو بھی گردو پیش کا ماحول دیکھ کر اپنی حکمتِ عملی تبدیل کرنی چاہئے؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ کچھ مسلم گروپس ہیں جو اسلام کی تعلیم کے خلاف کر رہے ہیں۔ یہ انتہا پسند گروپس ہیں اور ان کے اس عمل کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اب برطانیہ میں ایک سپاہی کا قتل ہوا ہے۔ مسلم کونسل نے بڑی قوت کے ساتھ اس کی مذمت کی ہے اور اس کو غیر اسلامی عمل قرار دیا ہے۔ انہوں نے اچھا کیا ہے۔ مَیں کہتا ہوں کہ مسلم کونسل میں اب بھی ایسے لوگ ہوں گے جو ایسا کرنے کے حق میں ہوں گے۔ یہ جو کچھ بھی ہوا ہے اسلام کے نام پر ظلم کیا جا رہا ہے۔

❁...... **جرنلسٹ نے ایک سوال یہ کیا کہ کیا آپ کے خیال میں مسلمانوں بشمول جماعت احمدیہ کو پہلے کی نسبت زیادہ شدت کے ساتھ اس ظلم کے خلاف آواز اُٹھانی چاہئے؟ اور ایسے مسائل کو حل کرنے میں مسلمانوں کا بھی کردار ہونا چاہئے؟**

❁...... اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ ہم تو دنیا کے ہر حصہ میں کر رہے ہیں اور بڑی مضبوطی کے ساتھ مسلسل کر رہے ہیں اور اس کا عملی اظہار بھی ہماری طرف سے ہو رہا ہے۔ امریکہ میں ہم نے Muslim for Life کے نام سے ایک کمپین چلائی تھی اور دس ہزار یونٹ بلڈ بیگ اکٹھے کئے اور حکومت کو دیے۔ اب اس سال ہم پچیس ہزار بلڈ بیگ اکٹھے کریں گے۔ یہ ہماری ایک بہت بڑی کوشش ہے۔ امریکہ میں لوگ اسے جانتے ہیں۔ اب یوکے میں بھی جماعت کو لوگ اچھے کاموں کی وجہ سے جانتے ہیں۔ ہم چیریٹرز کی مدد کرتے ہیں۔ ہمارے نوجوانوں نے اپنی میراتھن واک کے ذریعہ تین لاکھ پاؤنڈ جمع کئے۔ لندن کا میئر بھی آیا تھا۔ انہوں نے بھی ہماری کوششوں کو سراہا۔ ہم یہ رقم اکٹھی کر کے مختلف چیریٹیز میں تقسیم کرتے ہیں اور اس طرح چیریٹیز کی مدد کرتے ہیں۔

❁...... **جرنلسٹ کے اس سوال کا کہ جو آپ کر رہے ہیں اچھا ہے، لیکن کیا آپ کے نزدیک مسئلہ کا حل یہی ہے، جواب دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ہماری کوئی پاور نہیں ہے، ہم مذہبی جماعت ہیں۔ ہمارا کام اسلام کی سچی تعلیمات کو آگے پہنچانا ہے اور یہ کام ہم مسلسل کر رہے ہیں۔ میں نے عالمی طاقتوں کو، بڑے ممالک کو کہا ہے کہ

آپ ایسے پروگرام بنا سکتے ہیں اور ایسے اقدام اٹھا سکتے ہیں جس سے دنیا میں امن قائم ہو۔ ہم تو خود مظلوم ہیں۔ دنیا کے مختلف ممالک میں ہم پر ظلم ہو رہا ہے لیکن اس کے باوجود ہم مسلسل امن کے قیام کے لئے کوششیں کر رہے ہیں۔

❁...... **پھر جرنلسٹ کے اس سوال پر کہ اس پر مضبوط ہاتھ ڈالنے کی طاقت کس کے پاس ہے؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کہ یہ کوئی مذہبی معاملہ نہیں ہے، سیاسی معاملہ ہے۔ جو طاقت ہے وہ بڑی طاقتوں کے پاس ہے۔ یہ گروہ طاقت چاہتے ہیں۔ ان کے اپنے اپنے مفادات ہیں جن کے حصول کے لئے یہ لڑ رہے ہیں۔

❁...... **پھر جرنلسٹ نے سوال کیا کہ اگر یہ سیاسی مسئلہ ہے تو پھر نوجوان مسلمانوں کا شدت پسندی کی طرف کیوں اس قدر رجحان ہے؟**

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ صرف نوجوان ہی نہیں ہر طبقے سے ایسا ہو رہا ہے۔ اب جو افغانستان میں ہو رہا ہے، غلط ہے۔ جو سیریا میں ہو رہا ہے، خواہ حکومت کی طرف سے ہو رہا ہے یا باغیوں کی طرف سے ہے، غلط ہے۔ مغربی حکومتیں وہاں جا رہی ہیں، یہ بھی غلط ہے۔ اب اسرائیل کے وزیر اعظم کی طرف سے کہا گیا ہے کہ UN فورسز وہاں جائیں۔ انہوں نے کہا میں کہتا ہوں کہ فورسز وہاں جائیں لیکن ہمسایہ عرب ممالک کی فورسز وہاں جائیں، دوسرے ممالک کی نہ جائیں اور یہ اسلامی تعلیم کے عین مطابق ہے۔

❁...... **پھر جرنلسٹ نے سوال کیا کہ اس شدت پسندی کو ختم کرنے کیلئے مساجد میں اور عام گھروں میں کیا کردار ادا کیا جانا چاہئے؟**

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ میں اپنی مساجد کا بتا سکتا ہوں۔ ہماری مساجد سے تو امن کا پیغام ہر جگہ پہنچ رہا ہے۔ ہم ہر جگہ امن کی اور اصلاح کی کوشش کر رہے ہیں۔ گھانا میں ہمارے ایک احمدی منسٹر تھے۔ انہوں نے بتایا کہ ایک میٹنگ میں کرائم کے بارے میں یہ بحث ہو رہی تھی کہ مجرموں میں مسلمانوں کی شرح زیادہ ہے، کریمنل (criminal) لوگ زیادہ ہیں۔ اس پر ہمارے احمدی منسٹر نے کہا کہ آپ سارا data اکٹھا کر کے میٹنگ میں پیش کریں، آپ کو ان جرائم پیشہ افراد میں ایک بھی احمدی نہیں ملے گا۔ کچھ دنوں کے بعد data لایا گیا تو ان میں ایک بھی احمدی نہ تھا۔ تو یہ وہ سوسائٹی ہے جو ہم دنیا میں بنا رہے ہیں۔ اس وقت لاکھوں، کروڑوں احمدی دنیا میں ہیں لیکن آپ دیکھیں گے کہ کوئی بھی ان میں سے ایسے واقعات میں ملوث نہیں ہے۔ اگر کوئی ایک آدھ ایسا ہوتا ہے تو ہم ایکشن لیتے ہیں اور اس کو جماعت کے نظام سے باہر نکال دیتے ہیں۔

❁...... **جرنلسٹ نے کہا کہ آپ کی کوششوں کا مجھے علم ہے اور مَیں سمجھ سکتی ہوں کہ آپ کے پاس امن کا پیغام ہے۔ لیکن ہر مسلمان کے پاس یہ پیغام نہیں ہے۔ آپ کے خیال میں شدت پسندی اور انتقام کے پیغام کے مقابلہ میں آپ کا امن کا پیغام کافی ہے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے جرنلسٹ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ بار بار بدل بدل کر ایک ہی سوال کر رہی ہیں لیکن میرا ابھی وہی جواب ہو گا جو پہلے تھا۔ ہم اپنے محدود وسائل کے مطابق پوری کوشش کر رہے ہیں کہ دنیا میں امن قائم ہو۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہم ریفارم کریں۔ ہم ہمت نہیں ہاریں گے۔ پیغام پہنچاتے رہیں گے۔

جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ کیا تھا تو آپ علیہ السلام اکیلے تھے۔ صرف ایک آدمی تھا، جب آپ نے وفات پائی تو ماننے والوں کی تعداد نصف ملین تھی۔ اب جماعت کے قیام پر 125 سال ہو چکے ہیں۔ اب ہم ملینز میں ہیں، کروڑوں میں ہیں۔ اس طرح ہم تبدیلی پیدا کر رہے ہیں۔ آج ہم کہہ سکتے ہیں کہ کروڑوں مسلمان ایسے ہیں جو دہشتگردی کے واقعات کو condemn کرتے ہیں۔ ہم مسلسل اپنا پیغام پہنچا رہے ہیں۔ اگر آج کی جنریشن نہیں تو آئندہ آنے والی نسل انشاء اللہ العزیز اس کو قبول کرلے گی۔

❁...... **جرنلسٹ نے آخری سوال یہ کیا کہ یہاں مسجد میں خطبہ میں آپ نے کیا پیغام دیا ہے؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ میں یہاں اپنی کمیونٹی کے روحانی معیار میں ترقی، ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانے کے لئے آیا ہوں کہ یہ زیادہ عاجزی، انکساری اختیار کریں۔ ایماندار ہوں، زیادہ وفادار ہوں، دوسروں کی زیادہ مدد کرنے والے ہوں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنے رب کو پہچانیں۔ یہ میرا پیغام ہے۔

یہ انٹرویو چار بجکر پانچ منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔